کیا سوتیلے سسر سے بھی عورت کا پردہ ہوگا؟؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12225

تاریخ اجراء: 07 ذو القعدۃ الحرام 1443ھ /07 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی ماں نے دوسری شادی کرلی ہے، اب زید کی بیوی کا زید کے سوتیلے باپ سے پردہ ہوگا یا نہیں؟؟ اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولاً تو یہ یاد رہے کہ عورت کا حقیقی سسر یعنی شوہر کا باپ تو عورت کا محرم ہوتا ہے اور یہ حرمت صرف نکاحِ صحیح سے ہی ثابت ہو جاتی ہے خواہ شوہر نے اس عورت سے دخول کیا ہو یا پھر دخول نہ کیا ہو، لیکن سوتیلا سسر عورت کا محرم نہیں بنتا کہ وہ شوہر کا باپ نہیں اس لیے یہاں حرمت کی کوئی وجہ نہیں۔ جیسا کہ فقہائے کرام کی تصریحات سوتیلی ساس چونکہ بیوی کی ماں نہیں ہوتی اسی لیے اس کی حلت میں کوئی شبہ نہیں۔

لہذا پوچھی گئی صورت میں زید کی بیوی کا زید کے سوتیلے باپ سے پردہ کرنا شرعاً واجب ہے کہ وہ اس کے لیے نامحرم ہے، بلکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق عورت کو اجنبی نامحرم کے مقابلے میں نامحرم رشتہ دار سے پردہ کرنے کی اور بھی زیادہ تاکید ہے۔

شوہر کا حقیقی باپ عورت کا محرم ہوتا ہے خواہ شوہر نے دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو۔ جیسا کہ النتف فی الفتاوٰی میں مذکور ہے: ”وأما الصھر فھم أربعة اصناف أحدھم ابو الزوج والجدود من قبل ابویه وان علوا یحرمون علی المرأۃ وتحرم ھي علیھم دخل بھا أو لم یدخل بھا“ یعنی بہر حال سسرالی رشتے سے چار اقسام حرام ہیں، ان میں سے پہلی قسم شوہر کا باپ اور باپ کی طرف سے شوہر کے آباء واجداد ہیں اگرچہ اوپر تک ہوں کہ یہ سب عورت پر حرام ہوتے ہیں اور عورت ان پر حرام ہے خواہ شوہر نے اس عورت سے دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو۔“

(النتف فی الفتاوٰی، ج 01، ص 254، دار الفرقان، بیروت لبنان)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال ہوا جو اپنے سُسر کے انتقال کے بعد اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کرنا چاہتا تھا تو اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: ”نکاح مذکور جائز ہے قال اللہ عزوجل: واحل لکم ماوراء ذلکم۔ **علماء قاطبہ متون وشروح وفتاوی میں محرماتِ صہریہ** زوجاتِ اصول وفروع، **اصولِ وفروعِ زوجات بتاتے ہیں** نہ زوجہِ اصولِ زوجہ،، اور سوتیلی ماں لفظ امھات میں ہرگز داخل نہیں،، اصل یہ ہے کہ ساس کی حرمت اس وجہ سے نہیں کہ وہ خسر کی زوجہ ہے بلکہ اس لیے کہ وہ زوجہ کی ماں ہے، سوتیلی ساس میں یہ وجہ نہیں لہذا اس کی حلت میں کوئی شبہہ نہیں۔ مسئلہ واضح ہے اور حکم ظاہر۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج11، ص312، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

عورت کا نامحرموں سے پردہ کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”**جو محرم نہیں وہ اجنبی ہے اس سے پردہ کا ویسا ہی حکم ہے جیسے اجنبی سے** خواہ فی الحال اس سے نکاح ہو سکتا ہو یا نہیں۔“ (فتاوی رضویہ، ج11، ص414، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزید ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: ”**ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب؛** اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب، اگر کریگی گنہگار ہوگی؛ اور محارم غیر نسبی مثل علاقہ مصاہرت ورضاعت ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز۔ مصلحت وحالت پر لحاظ ہوگا۔“ (فتاوی رضویہ، ج22، ص240، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اجنبی کے مقابلے میں نامحرم رشتہ داروں سے پردے کی تاکید بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: ”جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپا، خالو، چچازاد، ماموں زاد پھپی زاد، خالہ زاد بھائی سب لوگ عورت کے لئے محض اجنبی ہیں، بلکہ **ان کا ضرر نرے بیگانے شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض غیر آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا، اور یہ آپس کے میل جول کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے اجنبی شخص سے دفعۃً میل نہیں کھا سکتی، اور ان سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے۔** لہذا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا، ایک صحابی انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! جیٹھ دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: الحموا الموت، رواہ الحمد والبخاری عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ جیٹھ دیور تو موت ہیں۔“ (فتاوی رضویہ، ج22، ص217، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftAhlesunnat

Dar-ul-Ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net